بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

07-چھٹا ناقض: جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں سے کسی چیز کا مذاق اڑایا، یا اللہ تعالیٰ کی جزاء یا سزا کا مذاق اڑایا تو اُس نے کفر کیا

نواقض الاسلام لشیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے اس پیارے اور عظیم رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور فضیلۃ الشیخ العلامہ صالح بن فوزان الفوزان (حفظہ اللہ) کی شرح سے ہم یہ شرح کر رہے ہیں۔

آج کی نشست میں چھٹے ناقض پر بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں: ''مَنِ اسْتَهْزَأَ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم، أَوْ ثَوَابِ اللّٰهِ، أَوْ عِقَابِهِ، كَفَرَ'' (نواقض اسلام میں سے چھٹے ناقض کے تعلق سے شیخ صاحب فرماتے ہیں: جس نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین میں سے کسی چیز کا مذاق اڑایا، یا اللہ تعالیٰ کی جزاء یا سزا کا مذاق اڑایا تو اُس نے کفر کیا)۔

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: ''السَّادِسُ مِنْ أَنْوَاعِ الرِّدَّةِ'' (چھٹی قسم ردّت کی انواع میں سے) ''الْإِسْتِهْزَاءُ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ أَوْ بِشَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ'' (اُس چیز کا مذاق اڑانا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے، یا اُس چیز کا مذاق اڑانا جسے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں) ''وَلَوْ كَانَ مِنَ السُّنَنِ وَالْمُسْتَحَبَّاتِ'' (اگرچہ یہ چیز جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں وہ سنتیں اور مستحبات میں سے کیوں نہ ہوں) ''كَالسِّوَاكِ وَقَصِّ الشَّارِبِ وَأَخْذِ شَعْرِ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمِ الْأَظَافِرِ'' (جیسا کہ سواک کرنا، یا مونچھوں کو تراشنا، یا بغل کے بالوں کو کاٹنا یا اُتارنا، یا ناخن تراشنا (یہ ساری کی ساری سنن ہیں مستحبات ہیں اگر ان کا کوئی مذاق اُڑاتا ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں تو وہ کافر ہے)) ''إِذَا اسْتَهْزَأَ بِهِ صَارَ كَافِراً'' (اگر اِن کا مذاق اُڑایا جائے تو وہ کافر ہو جاتا ہے) ''الدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ'' (اس چیز کی دلیل) ''قَوْلُهُ تَعَالَى'' (اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

ہے)﴿وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ﴾(اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب اُن سے اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ سوال کرتے ہیں تو وہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ ہم تو صرف اور صرف کھیل تماشہ کر رہے تھے)﴿قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ﴾(ان کو کہہ دیں اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا صرف اللہ تعالیٰ ہی اور اللہ تعالیٰ کی آیتیں اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی رہے ہیں﴿كُنتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ﴾جن کا تم مذاق اُڑاتے ہو)﴿لَا تَعْتَذِرُوا﴾(تم عذر مت پیش کرو بہانے نہ بناؤ)﴿قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾(تم لوگوں نے کفر کیا ایمان کے بعد)(التوبہ:65:66)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"فَالَّذِي يَسْتَهْزِئُ بِشَيءٍ بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَرْضاً أَوْ وَاجِباً أَوْ سُنَّةً فَإِنَّهُ يَكُونُ مُرْتَدًّا عَنْ دِينِ الإِسْلَامِ" (شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: پس جو مذاق اُڑاتا ہے کسی چیز کا بھی جو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں چاہے یہ چیز فرض ہو یا واجب ہو یا سنت ہو تو ایسا شخص مرتد ہوتا ہے دین اسلام سے خارج ہوتا ہے)۔

پھر شیخ صاحب فرماتے ہیں:"مَا بَالُكُمْ بِالَّذِي يَقُولُ إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَحَفُّ الشَّارِبِ وَأَخْذُ الْآبَاطِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ هَذِهِ قُشُورٌ" (پھر اُس شخص کے بارے میں کیا کہنا جو یہ کہتا ہے کہ داڑھی کو چھوڑ دینا اور مونچھوں کو تراشنا یا بغلوں کے بالوں کو کاٹنا یا براجم کے بالوں کو دھونا یہ سارے کے سارے قشور ہیں(یعنی دین کی بنیاد سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ ثانوی چیزیں ہوتی ہیں دین میں))۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"هُوَ الْإِسْتِهْزَاءُ بِدِينِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ" (یہی ہے اللہ تعالیٰ کے دین سے مذاق)"إِذَا قَالُوا هَذَا الشَّيْءَ وَلَوْ كَانُوا هُمْ يَعْمَلُونَهُ" (اگر وہ ایسی باتیں کرتے ہیں)۔یعنی اُن چیزوں کا مذاق اُڑاتے ہیں جو دین میں ثابت ہیں چاہے یہ چیزیں سنتوں سے تعلق رکھتی ہوں یا واجبات سے اور یا ہی فرائض سے یا اِن کے علاوہ جس چیز کا دین سے تعلق ہے جب یہ تعلق ثابت ہو جاتا ہے قرآن مجید کی کسی آیت میں یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی فرمان میں تو یہ چیز دین کا حصہ بن جاتی ہے اب اس چیز کا مذاق اُڑانا جائز نہیں ہے کسی صورت میں، اور اگر کوئی مذاق اُڑا لیتا ہے تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

تو شیخ صاحب فرماتے ہیں: (اگر وہ ایسی باتیں کرتے ہیں اِن چیزوں کے بارے میں تو ایسے لوگ جو ہیں وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں)"وَلَوْ كَانُوا هُمْ يَعْمَلُونَهُ فَإِنَّهُمْ يَرْتَدُّونَ عَنِ الدِّينِ" (اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ دین اسلام سے مرتد ہو جاتے ہیں)"لِأَنَّ هَذَا تَنَقُّصٌ بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (کیونکہ یہ اُس چیز کی تنقیص ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں)"فَالْوَاجِبُ تَعْظِيمُ سُنَّةِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"(واجب تو یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے ہیں وہ سنت ہے اور اس کی تعظیم کرنی ہے)"وَاحْتِرَامُهَا" (اور اُس کا احترام کرنا ہے)"وَحَتَّى لَوْ أَنَّ الْإِنْسَانَ وَقَعَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُخَالَفَةِ لِهَوًى فِي نَفْسِهِ فَإِنَّهُ يَحْتَرِمُ سُنَّةَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (اگرچہ کوئی انسان کسی مخالفت میں یا نافرمانی میں پڑ جاتا ہے اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے تو اُسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کا احترام کرے) "وَيَحْتَرِمُ السُّنَنَ" (اور ساری سنتوں کا احترام کرے)"وَيَحْتَرِمُ الْأَحَادِيثَ" (اور ساری احادیث کا احترام کرے)"وَلَا يَقُولُ : هَذِهِ قُشُورٌ" (اور یہ نہ کہے کہ یہ قشور ہیں یہ ثانوی مسئلے ہیں ان کا دین کی بنیاد سے کوئی تعلق نہیں ہے)۔

تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) یہاں پر یہی بات بار بار فرما رہے ہیں کہ جس چیز کا تعلق دین سے ثابت ہو جائے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ عقیدے کا مسئلہ ہے یا یہ عبادات کا مسئلہ ہے یا یہ آداب کا مسئلہ ہے، جب دین کا حصہ ثابت ہو چکا ہے اگر دین کا یہ حصہ سنتوں سے تعلق رکھتا ہے جیسا کہ داڑھی ہے داڑھی کا لمبا کرنا ہے یا چھوڑ دینا ہے، یا مونچھوں کو تراشنا ہے، یا اِن جیسے اور مسائل ہیں اگر اِن کا کوئی مذاق اُڑاتا ہے تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے کیونکہ واجب تو یہ ہے سنتوں کی تعظیم کی جائے احترام کیا جائے، جو سنتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی ہیں اُن کی تعظیم کی جائے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کا یہ حق ہے ہمارے اوپر کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی تعظیم کی جائے، اگر کوئی شخص تعظیم نہیں کرتا ہے اور وہ مذاق اُڑاتا ہے اگرچہ وہ عمل بھی کرتا ہے (داڑھی رکھتا بھی ہے لیکن اُس کا مذاق اُڑاتا ہے) تو ایسا شخص جو ہے یہ مذاق جو ہے تصور یہ کرتا ہے کہ مذاق اُڑایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دین کا حصہ ہے تو ایسا شخص جو ہے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"سَبَبُ نُزُولِ الْآيَةِ" (جس آیت کو شیخ الاسلام (رحمہ اللہ) نے بطور دلیل پیش کیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان سورۃ التوبہ آیت نمبر 65 اور 66 ہے اس آیت کے تعلق سے شیخ صاحب فرماتے ہیں)"أَنَّ جَمَاعَةً كَانُوا مَعَ

الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكٍ" (یہ جو قصہ ہے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ﴿٦٥﴾ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَائِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾﴾(التوبہ:65:66) یہ آیات جو ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں یہ نازل ہوئیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض ساتھیوں پر ایک جماعت جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی جنگ تبوک میں) "وَهُمْ مُسْلِمُونَ"(مسلمان تھے)"ثُمَّ فِي مَجْلِسٍ صَارُوا يَقُولُونَ: مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قُرَّائِنَا هَؤُلَاءِ" (پھر راہ سفر کو گزارنے کے لیے چلتے چلتے انہوں نے چند باتیں کیں اُن میں سے بعض نے یہ کہا"مَا رَأَيْنَا مِثْلَ قُرَّائِنَا هَؤُلَاءِ"ہم نے اپنے اِن قاریوں سے جیسا دیکھا نہیں ہے آج تک)"أَكْذَبَ أَلْسِنَةٍ، وَأَرْغَبَ بُطُونًا، وَأَجْبَنَ عِنْدَ اللِّقَاءِ" (کہ اِن کی زبانیں سب سے زیادہ جھوٹی ہیں، اور یہ لوگ پیٹو ہیں، اور جب جنگ ہوتی ہے تو یہ سب سے پیچھے ہوتے ہیں بزدل ہیں)"يَعْنُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابَهُ" (اور وہ اِن باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کے صحابہ معنی تھے کہ یہ جو وصف بتا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے لیے ہیں) "وَكَانَ مَعَهُمْ شَابٌّ مِنَ الصَّحَابَةِ فَاغْتَاظَ مِنْ هَذَا الْكَلَامِ" (اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک جوان (یعنی کمسن ایک صحابی) تھا جسے یہ بات ناپسند ہوئی اور غصہ آیا)"وَذَهَبَ يَبْلُغُ الرَّسُولُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ" (پھر فوراً یہ صحابی جاتے ہیں جب ایسی عجیب سی باتیں سنتے ہیں (کفریہ باتیں سنتے ہیں) فوراً جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دینے کے لیے)"بِمَا قَالَهُ الْقَوْمُ" (جو کچھ اُن لوگوں نے کہا) "فَوَجَدَ الْوَحْيَ قَدْ سَبَقَ" (تو اُس نے یہ دیکھا کہ وحی اُس سے پہلے نازل ہوئی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر)"فَجَاءَ الْقَوْمُ يَعْتَذِرُونَ لَمَّا عَلِمُوا أَنَّ الرَّسُولَ اطَّلَعَ عَلَى مَا دَارَ فِي مَجْلِسِهِمْ" (تو جب اُن کو یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہنچ چکی ہے تو وہ فوراً اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دوڑتے ہوئے گئے اور معذرت کرتے رہے)"وَقَامَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ وَتَعَلَّقَ بِنِسْعَةِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ" (اور اُن میں سے ایک شخص تو اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے اور اونٹنی

کی رسّی کو پکڑ کر یہ بات بار بار دہراتا رہا کہ آپ ہمیں معاف کر دیں ہم تو یہ باتیں صرف راہ سفر گزارنے کے لیے کر رہے تھے)"وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ" (اور اُس شخص نے یہ کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"إِنَّمَا نَتَحَدَّثُ حَدِيثَ الرَّكْبِ" (ہم تو راہ سفر کی صرف باتیں ہی کر رہے تھے)"نَقْطَعُ بِهِ عَنَّا السَّفَرَ" (ہم تو صرف اپنے سفر کی مشقت جو ہے وہ دور کرنے کے لیے لمبا سفر تھا اس لیے ہم نے صرف راہ سفر کی باتیں کرتے کرتے یہ باتیں کی ہیں)"مَا قَصَدْنَا الْإِسْتِهْزَاءَ" (مذاق اُڑانا ہمارا مقصد نہیں تھا)"وَإِنَّمَا قَصَدْنَا الْمَزْحَ" (ہم نے دین کا مذاق نہیں اُڑایا ہم تو آپس میں یوں ہی ٹھٹھائی کر رہے تھے)"وَالرَّسُولُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ" (اور وہ شخص بار بار کہتا رہا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا ہی نہیں)"وَإِنَّمَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ" (اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف یہی آیت دہراتے رہے)﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ ۝٦٥ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ...۝٦٦﴾ (التوبۃ:65-66)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"لَا حِظ قَوْلُهُ ﴿قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾" (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر ذرا غور کریں: "یقیناً تم لوگوں نے کفر کیا ہے ایمان کے بعد")"فَدَلَّ عَلَى أَنَّهُمْ قَبْلَ هَذِهِ الْمَقَالَةِ كَانُوا مُؤْمِنِينَ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ یقیناً یہ باتیں کرنے سے پہلے مومن تھے)"فَلَمَّا قَالُوهَا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ" (جب انہوں نے یہ باتیں کی ہیں تو وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو گئے)"وَهُمْ يَقُولُونَ: هَذَا مَزْحٌ"(اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ تو صرف مذاق ہے)۔

"لِأَنَّ أُمُورَ الدِّينِ لَا يَمْزَحُ فِيهَا" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: کیونکہ دین کے اُمور میں مذاق نہیں کیا جاتا)"فَقَدْ كَفَّرَهُمُ اللهُ بَعْدَ إِيمَانِهِمْ" (تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے ایمان کے بعد اُن کا کفر ثابت کر دیا)"نَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ" (ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں:"فَهَذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَّ اللهَ أَوْ رَسُولَهُ أَوْ كِتَابَهُ أَوْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ شَيْئًا مِنْ سُنَّةِ الرَّسُولِ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ يَرْتَدُّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَإِنْ كَانَ يَمْزَحُ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: تو اس سے یہ دلیل ملتی ہے کہ اگر

کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو گالی دیتا ہے، یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیتا ہے، یا اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو گالی دیتا ہے، یا قرآن مجید میں سے کسی بھی چیز کو (یعنی کسی بھی حصے سے کسی بھی آیت کو) گالی دیتا ہے یا کسی سورۃ کو گالی دیتا ہے یا بُرا بھلا کہتا ہے، یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں سے کسی سنت کو گالی دیتا ہے تو ایسا شخص یقیناً دین اسلام سے خارج اور مرتد ہے اگرچہ وہ مذاق میں ہی یہ ساری باتیں کرے) "وأَيْنَ الَّذِينَ يَقُولُونَ" (اور ایسے لوگ کیسے ہیں اور کہاں ہیں جو یہ کہتے ہیں) "إِنَّهُ لَا يَرْتَدُّ إِلَّا إِذَا نَوَى مِنْ قَلْبِهِ؟" ((بعض ایسے لوگ بھی ہیں شیخ صاحب اُن کا ذکر کر رہے ہیں جو یہ کہتے ہیں) کہ کوئی بھی شخص دائرۂ اسلام سے اُس وقت تک خارج نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے دل سے اُس کی نیت نہ کر لے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "فَلَو سَبَّ اللهَ والرَّسُولَ صَلَّى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوِ القُرآنَ ، مَا نَحْكُمُ عَلَيْهِ إِلَّا إِذَا كَانَ اعْتَقَدَهُ" (تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی شخص اگر اللہ تعالیٰ کو گالی دیتا ہے، یا اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیتا ہے، یا قرآن مجید کو گالی دیتا ہے ہم اُس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے جب تک کہ اُس کا عقیدہ نہ جان لیں (یعنی جب تک وہ یہ عقیدہ نہیں رکھے گا)) "مَا نَحْكُمُ عَلَيهِمْ بِمُجَرَّدِ التَّكَلُّمِ أَوِ التَّلَفُّظِ أَوِ الفِعْلِ" (ہم صرف اُن کی اِن باتوں پر یا ایسے الفاظوں پر یا اُن کے ایسے فعل کی وجہ سے اُن پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں لگا سکتے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "مِنْ أَيْنَ أَتَوْا بِهَذَا الْكَلَامِ وَهَذَا الْقَيْدِ؟" (یہ باتیں اور یہ قید وہ کہاں سے لے کر آئے ہیں) "اللهُ حَكَمَ عَلَيْهِمْ بِالرِّدَّةِ" (اللہ تعالیٰ نے خود اُن پر ردّت کا حکم لگایا ہے اور کفر کا حکم لگایا ہے) "وَهُمْ يَقُولُونَ: ﴿كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ﴾" (وہ یہی تو کہہ رہے تھے کہ ہم اپنے دل سے نہیں بلکہ زبان سے صرف مذاق ہی کر رہے تھے)۔

"هُمْ مُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَرَسُولِهِ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: وہ تو اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی لا چکے تھے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان بھی لا چکے تھے) "مُوَحِّدُونَ" (اور توحید کے قائل بھی تھے موحد بھی تھے) "وَلَكِنْ لَمَّا قَالُوا هَذِهِ الْمَقَالَةَ" (لیکن جب انہوں نے یہ باتیں کی ہیں) "اللهُ - جَلَّ وَعَلَا - قَالَ" (تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے) ﴿قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (یقیناً تم لوگوں نے کفر کیا ہے ایمان کے بعد) "وَلَمْ يَقُلْ: إِنْ كُنْتُمْ تَعْتَقِدُونَ هَذَا" (اور اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم یہ عقیدہ رکھتے تب تم کافر ہوتے)

"نَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ" (شیخ صاحب فرماتے ہیں: ہم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت سے نوازے)۔

(ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ یہ جو خطرناک الفاظ ہیں اور خطرناک راستے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے)۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں: "فَيَجِبُ أَنَّ الْأُمُورَ تُنْزَلُ مَنَازِلَهَا" (واجب تو یہ ہے کہ جتنے بھی اُمور جتنی بھی چیزیں ہیں اُن کو اپنے اپنے منازل پر رکھنا چاہیے اپنی اپنی جگہوں پر رکھنا چاہیے)"وَلَا تَدْخُلُ فِيهَا بِزِيَادَاتٍ أَوْ نَقْصٍ أَوْ تَقْيِيدَاتٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِنَا" (اور اپنی طرف سے کوئی زیادہ یا نقص یا قید ہم نہ لگائیں)"اللهُ مَا سَأَلَ عَنْ عَقِيدَتِهِمْ"(اللہ تعالیٰ نے اُن کے عقیدے کے تعلق سے سوال نہیں کیا)"مَا ذَكَرَ أَنَّهُمْ يَعْتَقِدُونَ" (اور اس کا ذکر بھی نہیں کیا کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نہیں رکھتے)"بَلْ حَكَمَ عَلَيْهِمْ بِالرِّدَّةِ بَعْدَ الْإِيمَانِ" (بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کے بعد اُن کی ردّت کا حکم بیان فرمادیا)﴿قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (یقیناً تم لوگوں نے کفر کیا ایمان کے بعد)"رَتَّبَ هَذَا عَلَي الْقَوْلِ، رَتَّبَ هَذَا عَلَي الْإِسْتِهْزَاءِ" (تو یہ جو قول انہوں نے کہا یا جو مذاق انہوں نے اُڑایا اُس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ سنادیا کہ ایسے لوگ کافر ہیں ایمان کے بعد)"وَلَمْ يُقَيِّدْهُ بِهَذِهِ الْقُيُودِ" (اور ان تقییدات اور ان قیدوں سے جو یہ لوگ بتارہے ہیں یہ قیدیں بالکل نہیں فرمائیں)"الْإِنْسَانُ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةِ الْكُفْرِ وَهُوَ غَيْرُ مُكْرَهٍ يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِالرِّدَّةِ" (اگر کوئی شخص کلمۂ کفر یہ کہہ دیتا ہے بغیر کسی مجبوری کے (یعنی کسی کے مجبور یا اکراہ کی صورت نہیں ہے کسی نے زبردستی نہیں کی اُس کے اوپر) تو ایسے شخص پر ردّت کا حکم لگایا جاتا ہے)"أَمَّا إِنْ كَانَ مُكْرَهًا فَهَذَا لَا يُرْتَدُّ" (لیکن اگر کوئی شخص کوئی کفریہ بات کرتا ہے اور وہ مکرہ ہو یا مجبور ہو یا کوئی اس سے زور زبردستی کرے اور کفریہ بات کہلوادے تو ایسا شخص جو ہے مرتد نہیں ہوتا)۔

یہ شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے فرمایا ہے اس ناقض کے تعلق سے جو بڑا خطرناک ناقض ہے اور اِس میں دو باتیں اور میں بتاتا چلوں کہ بعض لوگ ایسے ہیں خاص طور پر جوان طبقے میں جو دین سے دور ہیں وہ دین کا مذاق اُڑادیتے ہیں، یا بعض ایسے جوکس (Jokes) آپ سنتے ہیں لطیفے سنتے ہیں دین کے تعلق سے، جہنم کے تعلق سے لطیفے بنے ہوئے ہیں جنت کے تعلق سے لطیفے بنے ہوئے ہیں، یاد رکھیں یہ سب کفر ہے۔ ایسی باتیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کا کوئی بھی حصہ ہو کوئی بھی بات ہو جیسا کہ شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ سنت کیوں نہ ہو داڑھی کیوں نہ ہو، یا مونچھیں کیوں نہ ہوں، جو چیز

دین سے تعلق رکھتی ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں سے ثابت ہو چکا ہے تو اِن چیزوں کا مذاق اُڑانا بالکل جائز نہیں ہے، بعض لوگ داڑھی کا مذاق اُڑاتے ہیں داڑھی سمجھ کر دین کا حصہ سمجھ کر تو ایسے لوگ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

یاد رکھیں کوئی مذاق اُڑاتے دیکھو "کہ اُس کی داڑھی دیکھو کس طریقے سے ہے بکرے کی داڑھی جیسے (نعوذ باللہ)" یہ ساری جو ہیں اگر اللہ تعالیٰ کے دین کا حصہ سمجھتے ہوئے جیسے پچھلے ناقض میں گزرا ہے کہ بغض رکھتے ہیں نفرت رکھتے ہیں دین سمجھتے ہوئے، اور یہاں پر دین کا حصہ سمجھتے ہوئے مذاق اُڑاتے ہیں یا مذاق کرتے ہیں یا گالی دیتے ہیں تو یہ سب کا سب کفر ہے کیونکہ مذاق اُڑانا اگر کفر ہے تو پھر گالی دینا اُس سے بھی بڑھ کر بات ہے، اس لیے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے یہاں پر گالی دینے کا بھی ذکر کیا ہے۔

تو دین کو گالی دینا، اللہ تعالیٰ کو گالی دینا، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، یا قرآن مجید کو کو گالی دینا، یا کسی سنت کو گالی دینا یہ ساری کی ساری چیزیں جو ہیں یہ کفر ہیں دین کے کسی حصے سے یا کسی حصے سے جو چیز تعلق رکھتی ہے اُس کا مذاق اُڑانا کفر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

دوسری بات یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص دین کے کسی حصے سے مذاق اُڑاتا ہے مثال کے طور پر داڑھی کا مذاق اُڑاتا ہے اور یہ مذاق صرف کسی شخص کا مذاق اُڑانا مقصود ہوتا ہے نا کہ دین کا مذاق، دین کا حصہ سمجھتے ہوئے نہیں بلکہ اُس شخص کا مذاق اُڑاتا ہے "کہ اس شخص کی شکل دیکھو داڑھی اس کو کیسے بکرے کی طرح لگ رہی ہے"، وہ داڑھی کا مذاق نہیں اُڑا رہا وہ اس شخص سے بغض رکھتا ہے نفرت رکھتا ہے یا آپس میں اُن کا کوئی جھگڑا ہے تو وہ اب مذاق اُڑاتا ہے داڑھی کا اُس شخص کی وجہ سے دین کا مذاق نہیں اُڑاتا تو یاد رکھیں یہ حرام ہے کفر نہیں ہے، ایسی بات جو ہے حرام ہے کیونکہ اُس نے کسی شخص سے بغض رکھتے ہوئے اُس کی داڑھی پر کلام کیا ہے اور داڑھی کا حصہ دین سمجھتے ہوئے نہیں کیا تو ایسا شخص جو ہے وہ ہمزاور لمز میں آتا ہے بہتان میں آتا ہے اور اپنے مسلمان بھائی سے بد کلامی بد زبانی یا گالی میں شمار ہوتا ہے جو شرعاً حرام ہے کبیرہ گناہوں میں سے یہ شمار ہوتا ہے، لیکن کوئی بھی صورت ہو یاد رکھیں کیونکہ یہ بات بڑی خطرناک ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کا حصہ ہے چاہے داڑھی کیوں نہ ہو یا ٹخنے کے اوپر شلوار کیوں نہ ہو یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ دین سے تعلق رکھتی ہیں۔

تو مذاق اُڑانا دین کا حصہ سمجھتے ہوئے تو یہ چیزیں جو ہیں دائرۂ اسلام سے خارج کر دینے والی باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت کو سمجھنے کی اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، سلف صالحین کے منہج کو سمجھنے کی اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور جو بھی شرک بدعات اور خرافات ہیں اور جو بھی ایسے راستے ہیں جو کفر کی طرف لے کر جاتے ہیں یا نافرمانی کی طرف لے کر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے اور اُن سے دور فرمائے۔

واللہ اُعلم۔

سوال وجواب

سوال: داڑھی کے بار میں کیا حکم ہے؟ لوگ بولتے ہیں داڑھی کاٹنے کا اور ایک حدیث کا حوالہ بھی دیتے ہیں؟

جواب: نہیں! داڑھی کاٹنا ثابت نہیں ہے داڑھی کاٹنے کے تعلق سے جو ترمذی کی روایت ہے اور عمر بن ہارون کی روایت ہے اور ضعیف ہے، عمر بن ہارون ضعیف ہے اس لیے اس کی وجہ سے یہ ضعیف ہے اور جو دوسری روایت میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت ہے کہ وہ جب حج اور عمرہ کرتے تو سَر کے بال کٹواتے اور ایک مٹھی کے بعد داڑھی کو کاٹ لیتے، تو یہ اُن کا عمل تھا مجتہد صحابی تھے اور وہ نُسک سمجھتے تھے اس لیے کاٹتے تھے (پورے سال نہیں کاٹتے تھے لیکن جب حج وعمرہ کرتے تو سَر کے بال کاٹتے کاٹتے داڑھی بھی ساتھ ایک مٹھی کے بعد کاٹ لیتے تھے) یہ ایک صحابی کا عمل تھا اگرچہ یہ اُن سے ثابت ہے لیکن یہ درست نہیں ہے کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ کسی بھی صحابی کا قول یا عمل اُس وقت حجت ہوتا ہے جب دو شرطیں پائی جائیں:

1-پہلی شرط یہ ہے کہ نص کی مخالفت نہ ہو۔

2-اور دوسری شرط یہ ہے کہ کوئی اور صحابی مخالفت نہ کرے۔

تو یہاں پر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واضح فرمان ہے "أعفُوا اللِّحَى، وفِّروا اللِّحَى، أرخُوا اللِّحَى" کہ داڑھی کو چھوڑنے کے جتنے بھی اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو حکم ہیں وہ فعل اُمر کے صیغے میں آئے ہیں اور فعل اُمر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ تو اُن کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ جب حج وعمرہ کیا جاتا ہے تو سَر کے بال

کاٹتے کاٹتے داڑھی کو بھی کاٹ دیا جاتا ہے یہ حج کے حصے میں سے ہے، جیسے سَر کے بال کاٹنا واجب ہوتا ہے تو وہ اس طریقے سے کاٹتے تھے اور یہ اُن کا اجتہاد تھا، اور اِن کے علاوہ جتنی بھی روایات جن میں داڑھی کاٹنے کے احکام اور حکم آیا ہے یا الفاظ ہیں وہ ضعیف روایات ہیں (واللہ اعلم)۔

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (07.نواقض الاسلام) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔